آرا وافکار

مولانا سمیع اللہ سعدی*

دورِ جدید کا فقہی ذخیرہ: عمومی جائزہ (۱)

فقہ اسلامی زمانہ تدوین سے لے کر عصر حاضر تک مختلف مراحل سے گزری۔اس پر متنوع انقلابات آئے۔فقہ اسلامی کے طرز تصنیف اور طریقہ تدریس میں نوع بنوع تبدیلیاں واقع ہوئیں۔فقہائے کرام نے ہر دور کے مطابق فقہ اسلامی کے گرانقدر ذخیرے کی تہذیب و تنقیح کی، ہر دور کے علمی مزاج و مذاق کے مطابق کتب فقہ کے طرز تصنیف، اسلوب تحریر، ترتیب مباحث، تحریر مسایل اور تقریر ادلہ میں فقہ اسلامی کے دایرے میں رہتے ہوے مفید تبدیلیاں کیں۔یہی وجہ ہے کہ فقہ اسلامی کی طویل تاریخ پر عمیق نگاہ ڈالنے سے مختلف ادوار سامنے آتے ہیں۔ان مختلف مراحل سے واقفیت اور ہر دور کی مخصوص خصوصیات سے آگاہی فقہ اسلامی کے طالب علم کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ان مختلف ادوار و مراحل میں فقہ اسلامی کا دور جدید مختلف وجوہات کی بنا پر سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے،(1) اس مضمون میں ہم دور جدید کے فقہی ذخیرے اور اس کی متنوع خصوصیات پر ایک تحقیقی نگاہ ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

دور جدید کی ابتداء

فقہ اسلامی کی تاریخ کو ادوار و مراحل میں تقسیم کرنے والے کم و بیش تمام معاصر مورخین کے مطابق فقہ اسلامی کے دور جدید کا آغاز مجلۃ الاحکام العدلیہ کی تصنیف سے ہوتا ہے۔(2) مجلّہ کی تصنیف کا پس منظر یہ تھا کہ خلافت عثمانیہ میں عدالتیں فقہ حنفی کے مطابق فیصلے کیا کرتی تھیں،اس نظام میں جج حضرات کو عموماً فقہ حنفی کے وسیع ذخیرے میں مطلوبہ مبحث کی تلاش اور مفتی بہ قول کی تعیین میں کافی دقت کا سامنا کرنا پڑتا،اس پر مستزاد وقت بھی کافی خرچ ہوتا۔اسکے علاوہ قدیم مصنفین چونکہ قواعد وضوابط کو مستقلاً ذکر کرنے کی بجاے جزئیات کے ضمن میں ذکر کرتے تھے،اس لیے نئے مسائل کا فیصلہ کرتے وقت قواعد کا استخراج بھی انتہا ئی دقت طلب مرحلہ ہوتا،ان مشکلات کو دیکھتے ہوے خلافت عثمانیہ کے وزیر انصاف نے وقت کے جید فقہاء کی ایک کمیٹی تشکیل دی اور معاملات ونکاح کے ابواب کو قانونی ترتیب کے مطابق دفعہ وار مرتب کرنے کی ذمہ داری سونپی، چنانچہ کمیٹی نے اپنا کام شروع کیا اور سات سال کی محنت شاقہ کے بعد ۱۲۸۵ھ میں ایک مجموعہ تیار کیا،اس مجموعے کو مجلۃ الاحکام العدلیہ کا نام دیا گیا،اس کے مقدمے میں فقہ کے مختصر قانونی تعارف کے ساتھ

samiullahjan786@yahoo.com

فقہ اسلامی کے ننانوے ایسے بنیادی قواعد ذکر کیے گے، جن پر تقریباً فقہ کی پوری عمارت کھڑی ہے اوران قواعد کا فقہ کے تمام ابواب کے ساتھ انتہائی مضبوط ربط ہے۔اس پر مغز کے مقدمے کے بعد سولہ مرکزی عنوانات کے تحت ۱۸۵۱ دفعات میں معاملات کے تمام اہم ابواب کا ذکر کیا گیا ہے، ان تمام مسایل میں مفتی بہ اقوال لینے کی کوشش کی گیی ہے ،البتہ بعض مسائل میں حالات وزمانہ کی ضروریات کے پیش نظر ضعیف ومرجوح اقوال بھی لئے گئے ہیں۔(3)

مجلّہ کی تصنیف نے واقعی فقہ اسلامی کو جدید خطوط پر استوار کرنے کی داغ بیل ڈال دی، اس وقت سے لیکر آج تک فقہ اسلامی پر اچھا خاصا کام ہوااور عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق فقہ اسلامی کا وسیع ذخیرہ سامنے آیا، ذیل میں اس جدید ذخیرے کی مختلف انواع واقسام کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

پہلی قسم: جدید قانونی طرز کے مطابق فقہ اسلامی کی ترتیب وتدوین

فقہ اسلامی کی عام کتب کا طرز اور مباحث کی ترتیب جدید قانونی کتب سے کافی مختلف ہے، کتب فقہ میں فقہاء کے اختلافات، دلایل، قواعد کی بجاے فروع وجزئیات اور عموماً راجح ومرجوح کی تعیین کے بغیر مسائل ذکر کیے جاتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کتب سے کامل استفادہ اور راجح اقوال کا انتخاب ایک ماہر اور منجھا ہوا فقیہ ہی کر سکتا ہے، مجلّہ کی تصنیف کے بعد عالم اسلام میں فقہ اسلامی کی دفعہ وار ترتیب وتدوین کے رجحان میں کافی تیزی آئی، اور فقہائے تقنین کے جواز وعدم جواز پر طویل بحثیں کیں، اس کے ممکنہ طرق کا ذکر کیا، خاص طور پر عالم اسلام کے مایہ ناز فقیہ شیخ مصطفیٰ الزرقاء نے "المدخل الفقہی العام" میں تقنین کے حوالے سے مفصل اور پر مغز بحث کی ہے۔(4)

ذیل میں اس حوالے سے چند مفید کاوشوں کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔سعودی عرب کے معروف عالم شیخ احمد بن عبد اللہ القاری نے سعودی حکومت کے ایماء پر فقہ حنبلی کے معاملات کے ابواب کو دفعہ وار مرتب کیا، یہ مجموعہ "مجلۃ الاحکام الشرعیہ علی مذہب الامام احمد بن حنبل الشیبانی" کے نام سے موسوم ہوا، اس کی کل دفعات تقریباً ۲۳۸۴ ہیں۔

۲۔مشہور فقیہ محمد قدوری پاشا نے احوال شخصیہ یعنی نکاح، وقف اور معاملات کے ابواب فقہ حنفی کے مطابق دفعہ وار مرتب کیا اور اسے "مرشد الحیران لمعرفۃ احوال الانسان" کا نام دیا۔اس کی کل دفعات تقریباً ۱۰۴۵ ہیں۔

۳۔شیخ ابو زہرہ مرحوم نے نکاح وطلاق کے موضوع پر "الاحوال الشخصیہ" کے نام سے ایک مفصل کتاب لکھی ،اس کے آخر میں بھی مواد کو دفعہ وار لکھا۔

۴۔مصر کے معروف عالم اور اخوان کے مشہور رہنما شیخ عبد القادر عودہ شہید نے اسلام کے نظام جرم وسزا پر "التشریع الجنائی مقارنا با لقانون الوضعی" کے نام سے ایک مفید ومفصل کتاب لکھی، اس کے آخر میں تمام مسایل کو دفعات کی شکل میں ذکر کیا کل دفعات تقریبا ۶۸۹ ہیں۔

۵۔پاکستان کی مشہور شخصیت ڈاکٹر تنزیل الرحمان نے "مجموعہ قوانین اسلام" کے نام سے چھ جلدوں میں اردو میں ایک کتاب لکھی، جس میں تمام اہم مسائل کو دفعات کی شکل میں لکھا گیا ہے۔

۶۔ہندوستان آل انڈیا مسلم پرسنل لاء کی طرف سے نکاح وطلاق کے مسایل دفعہ وار مرتب کیے گئے، یہ کاوش "مجموعہ قوانین اسلامی" کے نام سے مشہور ہوئی۔اس کی کل دفعات تقریباً ۵۳۰ ہیں۔

۷۔ہندوستان کے معروف عالم مجاہدالاسلام قاسمی صاحب نے اسلام کے عدالتی نظام کو دفعات کی شکل میں مرتب کیا،اس کی کل دفعات تقریباً ۴۰۷ ہیں اپنی افادیت کی بناپر عربی میں ترجمہ ہوکر بیروت سے بھی چھپ چکی ہے۔

دوسری قسم:فقہی موسوعات اورانسائیکلوپیڈیاز کی تیاری

دور جدید میں فقہ اسلامی کے حوالے سے ایک رجحان یہ سامنے آیا ھے کہ پوری فقہ اسلامی کوالفبائی ترتیب سے موسوعہ اورانسائیکلوپیڈیا کی شکل میں مرتب کیا جاے،تاکہ وہ حضرات جوفقہ اسلامی کی کتب سے ممارست نہیں رکھتے اور نہ انہیں فقہی کتب کے ابواب ومسایل کی ترتیب معلوم ہے،وہ فقہ اسلامی سے آسانی کے ساتھ استفادہ کرسکے۔چنانچہ اس سلسلے میں درج ذیل کوششیں ہوئی ہیں:

۱۔فقہی موسوعہ تیار کرنے کی سب سے پہلی تجویز مشہور فقیہ اور ممتاز مفکر داکٹر مصطفی سباعی کی طرف سے آئی۔جب وہ دمشق یونیورسٹی میں کلیۃ الشریعہ کے صدر بنے،انہوں نے ایک ضخیم موسوعہ تیار کرنے کا منصوبہ حکومت شام کے سامنے پیش کیا اور حکومت نے اسے منظور بھی کیا۔اس سلسلے میں شامی حکومت نے عالم عرب کے ممتاز محققین کی ایک کمیٹی تشکیل دی،لیکن چند وجوہات کی بناپر یہ منصوبہ چل نہیں سکا اور فقہی موسوعہ تیار کرنے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکا۔

۱۹۶۲ء میں حکومت مصر نے ایک موسوعہ فقہیہ تیار کرنے کا منصوبہ بنایا،یہ موسوعہ "موسوعہ جمال عبد الناصر فی الفقہ الاسلامی" کے نام سے موسوم کیا گیا،چنانچہ اس موسوعہ پر باقاعدہ کام شروع کیا گیا،لیکن کام کی سست رفتاری کی وجہ سے ابھی تک اس کی سولہ جلدیں منظر عام پر آئی ہیں،اس موسوعہ میں مذاہب اربعہ کے ساتھ شیعہ،زیدیہ،،زیدیہ،اباضیہ اور ظاہریہ کے مسالک کے بیان کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

۳۔فقہی موسوعہ تیار کرنے کی سب سے کامیاب کوشش وزارت اوقاف کویت کی طرف سے سامنے آی،حکومت کویت نے ممتاز فقیہ داکٹر مصطفی الزرقاء کی میں سربراہی ۱۹۶۶ء میں ایک ضخیم موسوعہ کی منظوری دی،چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ اس موسوعہ کی تیاری پر تیزی سے کام شروع کیا،ڈاکٹر صاحب کی محنت رنگ لائی اور تیزی کے ساتھ اس کی جلدیں منظر عام پر آنے لگیں اور اب تک اس کی پینتالیس جلدیں چھپ چکی ہیں۔بلا شبہ موضوعات کے استیعاب،اختصار وجامعیت اور تسہیل وترتیب کے لحاظ سے عصر حاضر کا منفرد وممتاز ترین کام ہے۔اس میں مذاہب اربعہ کے بیان کا التزام کیا گیا ہے۔اسلامک فقہ اکیڈمی نے اس ضخیم موسوعہ کا اردو میں بھی ترجمہ کیا ہے جو یقیناً اردوداں حضرات کے لیے بیش بہا تحفہ ہے۔

۴۔عصر حاضر کے ممتاز محقق ڈاکٹر رواس قلعہ جی نے صحابہ وتابعین کے اقوال فقہیہ یکجا کرنے کا منصوبہ بنایا،چنانچہ اس سلسلے میں اب تک صحابہ میں سے حضرت عمرؓ،حضرت عبداللہ بن مسعودؓ،ام المومنین حضرت عایشہؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور تابعین حضرت حسن بصری اور حضرت ابراہیم نخعی ودیگر معروف تابعین کے اقوال فقہیہ فقہی ترتیب کے مطابق

جمع کیا جا چکا ہے۔ڈاکٹر قلعہ جی کی یہ کوشش بلاشبہ ایک مایہ ناز وتاریخی پیشکش ہے،اس سلسلے سے صحابہ وتابعین کی فقہ ایک مرتب شکل میں سامنے آئی ہے،اللہ تعالی ڈاکٹر صاحب کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔اب تک تقریباً ۱۸ موسوعات منظر عام پر آچکے ہیں۔

۵۔ہندوستان کے معروف عالم مولانا سیف اللہ رحمانی صاحب نے ''قاموس الفقہ'' کے نام سے اردو میں ایک جامع فقہی موسوعہ ترتیب دیا ہے جو چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے،اس کے شروع میں فقہ کے تعارف وتاریخ پر ایک مفصل مقدمہ بھی شامل ہے۔رحمانی صاحب کا یہ عظیم کام ممتاز اہل علم سے خراج تحسین وصول کر چکا ہے۔

۶۔نامور عالم ڈاکٹر احمد علی ندوی نے معاملات سے متعلق قواعد وضوابط فقہیہ کو ایک موسوعہ کی شکل میں جمع کیا ہے ،یہ موسوعہ تین ضخیم جلدوں میں "موسوعة القواعد والضوابط الفقهية الحاكمة للمعاملات " کے نام سے چھپ چکا ہے۔اس میں معاملات سے متعلق مذاہب اربعہ کے قواعد وضوابط الفبائی ترتیب سے ذکر کیے گئے ہیں۔

۷۔ممتاز محقق محمد صدقی بن احمد البورنو نے پوری فقہ اسلامی کے تمام قواعد وضوابط کو جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا، چنانچہ یہ موسوعہ "موسوعه القواعد الفقهيه " کے نام سے تیرہ ضخیم جلدوں میں منظر عام پر آیا ہے،محقق بورنو کے اس عظیم الشان کارنامے کی افادیت اہل علم پر مخفی نہیں ہے۔

۸۔معروف محقق ڈاکٹر سعدی ابوجیب نے "موسوعة الاجماع في الفقه الاسلامي " کے نام سے تین ضخیم جلدوں میں ایک منفرد موسوعہ تیار کیا ہے،جس میں صحابہ کرام،ایمہ اربعہ ودیگر فقہاء کے متفقہ واجماعی مسایل فقہی ترتیب کے مطابق جمع کیے ہیں۔اس ضخیم موسوعہ میں تقریباً نو ہزار سے زائد اجماعی مسائل ذکر کیے گئے ہیں۔

۹۔فلسطین کے محقق ڈاکٹر عبدالرحمٰن العقمی نے اجماعات اصحابہ کو جمع کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے اور اس سلسلے میں اب تک تیرہ جلدیں تیار ہو چکی ہیں،اس ضخیم موسوعۃ میں مصنف نے ان تمام مسائل کو جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے،جن پر صحابہ کا اجماع منعقد ہوا ہے،خواہ اصول دین سے متعلق ہوں یا فروع دین سے۔اس منفرد وممتاز کارنامے پر مصنف یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔معروف ویب سائٹ "ملتقی اہل الحدیث" کے مطابق یہ کتاب عنقریب چھپ جائے گی۔

۱۰۔عصر حاضر کے نامور فقیہ جمال الدین العطیہ نے تجدید الفقہ الاسلامی کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے،اس کے آخر میں مصنف نے ایک ضخیم موسوعہ تیار کرنے کا ایک منصوبہ پیش کیا ہے،جس میں عنوانات اور متعلقہ کتب کی بھی اپنی استطاعت کے مطابق نشاندہی کی ہے۔اس موسوعہ کے عنوانات اور اس کی ترتیب سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کسی شخص،ادارے اور ملک کا کام نہیں ہے، بلکہ ممالک اسلامیہ کے نامور فقہا مل کر اسے مرتب کر سکتے ہیں۔اگر یہ موسوعہ اسی ترتیب کے مطابق منظر عام پر آیا،تو غالباً دور جدید کی سب سے بڑی فقہی پیشکش ہوگی۔

تیسری قسم: فقہ واصول فقہ کی تاریخ اور جامع تعارف پر مبنی مفید کتب

عصر حاضر میں فقہ اسلامی کے حوالے سے ایک مفید کام یہ ہوا ہے کہ فقہ واصول فقہ کی مرحلہ وار تاریخ اور مکمل تعارف پر مبنی متعدد کتب سامنے آئی ہیں،جن میں عہد نبوت سے لے کر عصر حاضر تک فقہ واصول فقہ کی مرحلہ وار تاریخ، ہر

دور کی خصوصیات، مختلف فقہی مکاتب خصوصا مذاہب اربعہ کے مناہج استنباط، ہر فقہی مکتب کے معروف فقہاء اور مشہور فقہی کتب کا تعارف اور فقہ اسلامی کے حوالے سے دیگر مفید مباحث شامل ہوتی ہیں۔ یہ کتابیں عموی طور پر ''المدخل الی الفقہ'' یا ''تاریخ التشریع'' کے نام سے لکھی گئی ہیں۔ ان کتب کے بعض مباحث سے اختلاف کے باوجود یہ بات ماننی پڑے گی کہ ان کتب نے فقہ اسلامی کے وسیع ذخیرے اور فقہ اسلامی کی طویل تاریخ سے آگاہی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جو مباحث تاریخ کی کتب میں منتشر اور بکھری ہوئی تھیں، ان کتب نے مرتب انداز اور عصری اسلوب میں اسے پیش کیا۔ ذیل میں اس حوالے سے چند اہم اور مفید کتب کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے:

۱۔ تاریخ التشریع الاسلامی للخضری بک

مصر کے معروف عالم ومشہور مورخ شیخ محمد خضری بک وہ پہلی شخصیت ہیں، جنہوں نے فقہ اسلامی کی مرحلہ وار تاریخ لکھنے کی بنیاد ڈالی۔ شیخ خضری بک نے عہد نبوت سے لے کر عصر حاضر تک فقہ کی تاریخ پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ''تاریخ التشریع الاسلامی'' نام سے لکھی، جس میں پہلی مرتبہ جدید اسلوب کے مطابق فقہ کی تاریخ کو چھ ادوار میں تقسیم کر کے ہر دور کا مفصل تعارف اپنی کتاب میں پیش کیا۔ چند مقامات سے قابل اعتراض ہونے کے باوجود فقہ اسلامی کی تاریخ کے حوالے سے بنیادی ماخذ شمار ہوتی ہے۔

۲۔ الفکر السامی فی تاریخ الفقہ الاسلامی

مراکش کے معروف مالکی عالم فقیہ علامہ محمد حجوی الثعالبی کی تصنیف ہے، فقہ اسلامی کی تاریخ پر مشتمل کتب میں غالبا سب سے مفصل کتاب ہے۔ کتاب چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ فاضل مصنف نے فقہ اسلامی کی تاریخ کو چار ادوار میں تقسیم کر کے ہر جلد میں ایک دور کا مفصل تعارف پیش کیا ہے، اس کتاب میں ہر دور کے متعدد معروف فقہاء کے تراجم سمیت فقہ اسلامی کے حوالے سے نفیس مباحث شامل ہیں۔

۳۔ تاریخ التشریع الاسلامی للقطان

مصر کے معروف عالم، اخوان المسلمین کے رہنما، داعی اور مشہور قاضی شیخ مناع خلیل القطان کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب فقہ اسلامی کی تاریخ پر مبنی کتب کا جامع خلاصہ ہے، کتاب میں حسن ترتیب اور عبارت میں سلاست نمایاں ہے۔

۴۔ المدخل الفقہی العام

نامور فقیہ شیخ مصطفی الزرقاء کی تصنیف ہے جنہوں نے فقہ اسلامی کو جدید اسلوب میں پیش کرنے کے حوالے سے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ''المدخل الفقہی العام'' فقہ کی تاریخ، مذاہب فقہیہ کے تعارف، قواعد فقہیہ اور دیگر فقہی مباحث کو عصر حاضر کے اسلوب میں پیش کرنے کی ایک کامیاب تحقیقی اور تاریخی دستاویز ہے۔

ان کتب کے علاوہ معروف مصری عالم وفقیہ محمد سلام مدکور کی ''المدخل للفقہ الاسلامی''، مصر کے معروف مورخ اور متعدد تاریخی کتب کے مصنف الدکتور احمد شلبی کی ''تاریخ التشریع الاسلامی''، مشہور عراقی عالم الدکتور عبدالکریم زیدان کی ''المدخل الی دراسۃ الشریعۃ الاسلامیۃ''، نامور مصری فقیہ عبدالوہاب خلاف کی ''خلاصۃ تاریخ التشریع الاسلامی''، اردن

کے معروف عالم الدکتور عمر سلیمان الاشقر کی ''تاریخ الفقہ الاسلامی''، شام کے معروف عالم الدکتور عبد اللطیف صالح الفرفور کی ''تاریخ الفقہ الاسلامی''، معروف سعودی عالم الدکتور ناصر بن عقیل الطریفی کی ''تاریخ الفقہ الاسلامی''، عمان کے معروف عالم الدکتور صالح محمد ابوالحاج کی مایہ ناز کتاب ''تاریخ الفقہ الاسلامی''، معروف مصری عالم الدکتور حسین حامد حسان کی ''المدخل لدراسۃ الفقہ الاسلامی''، معروف سعودی یونیورسٹی جامعہ امام محمد بن سعود کے مدیر الدکتور سلیمان بن عبد اللہ بن حمود ابا لخیل کی ''المدخل الی علم الفقہ''، معروف کویتی عالم الدکتور یوسف احمد محمد البدوی کی ''مدخل الفقہ الاسلامی و اصولہ''، جامعہ قطر کے دو پروفیسرز الدکتور محمد الدسوقی اور امینہ الجابر کی مشترکہ کاوش ''مقدمہ فی دراسۃ الفقہ الاسلامی''، جامعہ ازہر کے معروف استاد الدکتور محمد علی السایس کی ''نشاۃ الفقہ الاجتہادی واطوارہ'' اور معروف فقیہ الدکتور علی حسن عبد القادر کی ''نظرۃ عامۃ فی تاریخ الفقہ الاسلامی'' فقہ اسلامی کی تاریخ کے حوالے سے اہم کتابیں شمار ہوتی ہیں۔

اردو میں اس حوالے سے ہندوستان کے مشہور عالم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی کتاب ''فقہ اسلامی تعارف و تاریخ''، پروفیسر فہیم اختر ندوی اور پروفیسر اختر الواسع کی مشترکہ کاوش ''فقہ اسلامی تعارف وتاریخ''، معروف عالم مولانا محمد تقی امینی کی ''فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر''، مفتی عمیم احسان القادری کا مختصر رسالہ ''تاریخ علم فقہ''، ڈاکٹر سجاد الرحمٰن صدیقی کی ''فقہ اسلامی کا تاسیسی پس منظر'' اور مایہ ناز محقق ڈاکٹر محمود احمد غازی کے مشہور زمانہ خطبات ''محاضرات فقہ'' فقہ اسلامی کی تاریخ اور تعارف پر مشتمل اہم کتابیں ہیں۔

اصول فقہ کی تاریخ وتعارف کے حوالے سے شام کے معروف عالم الدکتور معروف دوالیبی کی ''المدخل الی علم اصول الفقہ''، مشہور شافعی فقیہ ڈاکٹر سعید مصطفیٰ الخن کی مایہ ناز کتاب ''دراسۃ تاریخیۃ للفقہ واصول الفقہ والاتجاہات التی ظہرت فیہا''، جامعہ ازہر کے معروف پروفیسر ڈاکٹر شعبان محمد اسماعیل کی ''اصول الفقہ تاریخہ ورجالہ'' اور ''المدخل لدراسۃ اصول الفقہ''، اہم کتب شمار ہوتی ہیں، جبکہ اردو میں اصول فقہ کی مفصل تاریخ کے حوالے سے ڈاکٹر فاروق حسن کا پی ایچ ڈی مقالہ ''فن اصول فقہ کی تاریخ'' ایک اہم کاوش ہے۔

چوتھی قسم: الفقہ المقارن یعنی فقہ واصول فقہ کا تقابلی مطالعہ

عصر حاضر میں فقہ اسلامی کے مختلف مسالک اور مکاتب فکر کے تقابلی مطالعے کا رجحان اہل علم کے حلقوں میں کافی بڑھ گیا ہے۔ فقہ اسلامی کے مطالعے میں اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ فقہ اسلامی کے مختلف ابواب میں فقہاء کے بنیادی اختلافات اور اختلافی مقدمات سے آگاہی ہو۔ اس رجحان کے پیدا ہونے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ فقہ اسلامی کے معروف عالمی ادارے عصر حاضر کے پیدا کردہ نت نئے مسائل میں کسی خاص مکتب فکر کی بجائے فقہ اسلامی کے چاروں مکاتب کو سامنے رکھ کر ان مسائل کا آسان اور اقرب الی الصواب حل نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا فقہ اسلامی کے تقابلی مطالعے پر مفید تصانیف منظر عام پر آئی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور کتاب نامور فقیہ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کی مایہ ناز کتاب ''الفقہ الاسلامی وادلتہ'' ہے جس میں مصنف نے فقہ کے تمام ابواب میں مذاہب

اربعہ اور ان کے دلائل کے بیان کا اہتمام کیا ہے۔اس کے علاوہ مصر کے معروف عالم عبد الرحمٰن الجزیری کی کتاب ''الفقہ علی المذاہب الاربعۃ'' بھی فقہ اسلامی کے تقابلی مطالعے کے لیے اہم کاوش ہے۔اسی طرح معروف فقہی موسوعات اور انسائیکلوپیڈیاز میں بھی تمام مسالک کے بیان کا التزام کیا گیا ہے۔اصول فقہ کے تقابلی مطالعے کے حوالے سے سب سے مفصل تصنیف معروف یونیورسٹی جامعہ امام محمد بن سعود کے معروف پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم النملۃ کی مایہ ناز کتاب ''المہذب فی اصول الفقہ المقارن'' ہے۔اس کے علاوہ ڈاکٹر وہبہ الذحیلی کی کتاب ''اصول الفقہ الاسلامی'' میں چاروں مذاہب کو سمونے کی کوشش کی گئی ہے۔اردو میں ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کی طرف سے شائع کردہ کتاب ''اصول فقہ ایک تعارف'' اصول فقہ کے تقابلی مطالعے کے حوالے سے مفید کتاب ہے۔

پانچویں قسم: قواعد فقہیہ اور مقاصد الشریعہ کا احیاء

فقہ واصول فقہ کے ساتھ فقہ سے متعلق دو اہم علوم ''قواعد فقیہہ'' اور ''مقاصد الشریعہ'' آج کے فقہاء کی خصوصی توجہ کا مرکز ہیں، کیونکہ فقہ کا ایک ادنی طالب علم بھی بخوبی جانتا ہے کہ پیش آمدہ مسائل کا شریعت کی روشنی میں جائزہ لینے کے لئے قواعد فقہیہ اور مقاصد الشریعہ سے واقفیت ایک فقیہ کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ماضی کے فقہاء نے بھی اس میدان میں اہم کتابیں تصنیف کی ہیں۔علامہ شاطبی کی الموافقات، معروف شافعی فقیہ عزالدین بن عبدالسلام کی قواعد الاحکام فی مصالح الانام اور علامہ ابن نجیم کی الاشباہ و النظائر ماضی کی اہم تصنیفات شمار ہوتی ہیں۔عصر حاضر میں زیادہ وسعت، جامعیت اور مرتب انداز کے ساتھ ہر دو فنون کا احیاء کیا گیا ہے۔ان دو فنون کی تاریخ، مکمل تعارف اور از سر نو ترتیب و تدوین پر مشتمل اہم اور مفید کتب سامنے آئی ہیں۔ذیل میں اس حوالے سے اہم عصری تصنیفات کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

قواعد فقہیہ سے متعلق عصر حاضر کی اہم تالیفات

عصر حاضر میں قواعد فقہیہ پر متنوع جہات سے کام ہوا ہے، قواعد فقہیہ کی تاریخ، تعارف اور اس میدان میں قدماء کی اہم تالیفات کے تعارف کے حوالے سے عراق کے معروف عالم اور جامعہ امام محمد بن سعود کے معروف پروفیسر ڈاکٹر یعقوب الباحسین کی کتاب ''القواعد الفقہیہ'' جامع ترین کتاب ہے۔اس کے علاوہ معروف محقق ڈاکٹر احمد علی ندوی کی مایہ ناز کتاب ''القواعد الفقہیہ، مفہومہا، نشاتہا، تطورہا''، ڈاکٹر محمد الزحیلی کا ضخیم مقالہ ''القواعد الفقہیہ وتطبیقاتہا فی المذاہب الاربعۃ''، ڈاکٹر عبدالوہاب ابوسلیمان کی کتاب ''النظریات والقواعد فی الفقہ الاسلامی''، معروف محقق ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالعزیز العجلان کی کتاب ''اہمیۃ القواعد الفقہیہ فی الفقہ الاسلامی'' بھی اہم کاوشیں ہیں۔فقہ کے اہم ابواب کے قواعد فقہیہ کو جمع کرنے کے حوالے سے مصر کے معروف عالم ڈاکٹر بکر اسماعیل کی کتاب ''القواعد الفقہیہ بین الاصالۃ والتوجیہ'' ہے جس میں مصنف نے بارہ ابواب میں فقہ کے اہم ترین ابواب کے بنیادی قواعد کو تشریح وامثلہ کے ساتھ جمع کیا ہے۔اسی طرح ڈاکٹر احمد علی ندوی نے ابواب المعاملات کے اہم قواعد کو تین ضخیم جلدوں میں ''موسوعۃ

القواعد والضوابط الفقهیہ الحاکمۃ للمالیات المالیۃ فی الفقہ الاسلامی‘‘ کے نام سے جمع کیا ہے۔

فقہ اسلامی کے پانچ بنیادی قواعد کی تشریح کے حوالے سے معروف عالم ڈاکٹر صالح بن غانم السدلان کی ضخیم کتاب ’’القواعد الفقہیہ الکبریٰ و ماتفرع منہا‘‘ اور مجلّہ کے ننانوے قواعد کی تشریح ،توضیح اور مصادر سے متعلق نامور فقیہ مصطفیٰ الزرقاء کے والد احمد الزرقاء کی کتاب ’’شرح القواعد الفقہیہ‘‘ اہم کتب ہیں۔قواعد فقہیہ میں اختلاف کی وجہ سے فقہاء کے اختلافات اور اس کے مسائل پر اثرات کے حوالے سے مراکش کے معروف عالم ڈاکٹر محمد الروکی کی کتاب ’’نظریۃ التعقید الفقہی واثرھا فی اختلاف الفقہاء‘‘ اور شافعی فقیہ ڈاکٹر سعید الخن کی مایہ ناز کتاب ’’اثر الاختلاف فی القواعد الاصولیہ فی اختلاف الفقہاء‘‘ اہم کتابیں ہیں۔قواعد فقہیہ کے حوالے سے عصر حاضر کی سب سے بڑی اور تاریخی کاوش ’’موسوعۃ القواعد الفقہیہ‘‘ ہے۔تیرہ جلدوں کے اس ضخیم موسوعہ کے مصنف معروف محقق ڈاکٹر صدقی البورنو ہے۔اس میں مصنف نے حروف تہجی کے اعتبار سے پوری فقہ اسلامی کے اہم قواعد وضوابط کو جمع کیا ہے۔اس ضخیم موسوعہ میں چار ہزار سے زائد قواعد وضوابط ہیں۔

مقاصد الشریعہ کے حوالے سے اہم عصری تالیفات

فقہ کی تاریخ کا عجیب ’’اتفاق‘‘ ہے کہ مقاصد شریعت کو بطور ایک فن کے متعارف کروانے میں مالکی فقہاء کی خدمات بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ خاص طور پر معروف مالکی فقیہ علام شاطبی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے اپنی مایہ ناز کتاب ’’الموافقات‘‘ لکھ کر شریعت مطہرہ کے مقاصد کو ایک زندہ جاوید فن کے طور پر متعارف کروایا۔اسی طرح مقاصد شریعت کے احیاء میں بھی مالکی فقہاء کی خدمات ’’خشت اول‘‘ کی مانند ہیں۔مراکش کے معروف عالم ڈاکٹر احمد الریسونی نے مقاصد الشریعۃ کے احیاء کے حوالے سے تجدیدی خدمات سرانجام دی ہیں۔الریسونی نے سب سے پہلے ’’نظریۃ المقاصد عند الامام الشاطبی‘‘ لکھ کر امام شاطبی کے نظریہ مقاصد کو عصر حاضر کے اسلوب میں مرتب انداز میں پیش کیا۔اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اردو، انگلش اور فارسی تینوں اہم زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔اس کے بعد ’’مدخل الی مقاصد الشریعۃ‘‘، ’’الفکر المقاصدی قواعدہ وفوائدہ‘‘ اور ’’من اعلام الفکر المقاصدی‘‘ جیسی اہم کتب لکھ کر اس فن کے مختلف جوانب اور پہلوؤں سے علمی دنیا کو آگاہ کیا۔اسی طرح تیونس کے معروف مالکی عالم ومفسر محمد طاہر بن عاشور نے ’’مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ‘‘ لکھی، جس میں فلسفہ مقاصد پر عصری اسلوب میں بہترین بحث کی ہے۔

سوڈان کے مشہور عالم ڈاکٹر یوسف حامد العالم نے ’’المقاصد العامۃ للشریعۃ الاسلامیۃ‘‘ کے نام سے ایک مفید کتاب لکھی۔اس کے علاوہ تیونس کے معروف مالکی فقیہ ڈاکٹر نور الدین الخادمی کی ’’علم المقاصد الشرعیۃ‘‘، معروف مصری عالم ڈاکٹر محمد سلیم العوا کی ’’مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ‘‘، معروف عالم ڈاکٹر جاسر عودہ کی ’’فقہ المقاصد‘‘، معروف فقیہ ڈاکٹر جمال الدین العطیہ کی ’’نحو تفعیل مقاصد الشریعۃ‘‘، مراکش کے معروف عالم ڈاکٹر علال الفاسی کی ’’مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ ومکارمہا‘‘، معروف عالم محمد سعید رمضان البوطی کی ’’ضوابط المصلحہ فی الشریعۃ الاسلامیۃ‘‘، عراق کے معروف عالم ڈاکٹر طہ جابر العلوانی کی ’’مقاصد الشریعۃ‘‘ اور معروف مصری عالم داکٹر بکر اسماعیل کی کتاب ’’مقاصد

الشریعۃ الاسلامیۃ تاصیلا وتفعیلا'' عصر حاضر کی اہم تصنیفات شمار ہوتی ہیں۔معروف مصری عالم ڈاکٹر محمد کمال الدین الامام نے تین ضخیم جلدوں میں ''الدلیل الارشادی الی مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ'' کے نام سے ایک مفید کتاب لکھی ہے ،جس میں مصنف نے مقاصد الشریعہ پر لکھی گئی قدیم وجدید کتب کا مفصل تعارف پیش کیا ہے۔اس ضخیم موسوعہ پر مصنف یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔

عربی کی طرح اردو کا دامن بھی اس فن سے خالی نہیں ہے۔اسلامک فقہ اکیڈمی نے مقاصد الشریعہ کے حوالے سے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور تقریباً اوپر ذکر کردہ اکثر کتب کا اردو ترجمہ اکیڈمی کی طرف سے شائع ہو چکا ہے، جس میں ڈاکٹر محمد کمال الدین کا تیار کردہ ضخیم موسوعہ ''الدلیل الارشادی الی مقاصد الشریعۃ'' بھی شامل ہے۔اس کے علاوہ ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی کی کتاب ''مقاصد شریعت'' اس موضوع پر اردو میں ایک بہترین کتاب ہے۔کتاب کے آٹھ ابواب میں مصنف نے مقاصد شریعت کے مختلف پہلوؤں پر فاضلانہ بحث کی ہے۔یہ کتاب ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔

چھٹی قسم: مذاہب اربعہ کا مفصل تعارف

عصر حاضر میں فقہ اسلامی کے حوالے سے ایک رجحان یہ سامنے آیا ہے کہ مذاہب اربعہ کے تفصیلی تعارف پر مواد تیار کیا جائے جس میں مذہب کے بانی، اور اس کے براہ راست تلامذہ، ناقلین مذہب، اہم متون وشروح، راجح مرجوح اقوال کے ضوابط، نامور فقہاء اور اصول استنباط واستخراج کے تعارف سمیت اہم مباحث شامل ہوں۔اس رجحان کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عصر حاضر میں نت نئے مسائل کے حل کے لیے ایک فقہ کافی نہیں ہے، بلکہ مذاہب اربعہ کو سامنے رکھ کر عصری مسائل کا شریعت کی روشنی میں حل تلاش کیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ کسی فقہی مذہب کی روشنی میں فیصلہ کرنے کے لیے اس سے متعلق بنیادی باتوں کا علم ضروری ہے۔مذاہب اربعہ کے تفصیلی تعارف کے حوالے سے درجہ ذیل عصری کاوشیں قابل ذکر ہیں:

۱۔معروف مصری فقیہ شیخ ابوزہرہ مرحوم نے مذاہب فقہیہ کے تعارف کے حوالے سے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔موصوف نے ائمہ اربعہ کی مفصل سوانحات لکھیں ہیں، جن میں ہر امام کے تفصیلی حالات، معروف اساتذہ، مشہور تلامذہ، اہم تصنیفات، اصول استنباط، دلائل اربعہ سے متعلق اس امام کی خاص آراء اور اس کی طرف منسوب مذہب کے مختلف پہلوؤں اور متنوع جوانب پر تحقیقی ابحاث شامل ہیں۔ان مفصل کتب کے علاوہ شیخ ابوزہرہ مرحوم کی دو اہم کتب ''تاریخ المذاہب الاسلامیہ'' اور ''محاضرات فی تاریخ المذاہب الفقہیہ'' بھی فقہی مذاہب کے تعارف کے حوالے سے قابل قدر کتب ہیں۔شیخ ابوزہرہ مرحوم کے علاوہ معروف مصری ادیب احمد تیمور پاشا کی کتاب ''نظرۃ تاریخیۃ فی حدوث المذاہب الاربعۃ'' اور معروف مصری فقیہ اور مفتی ڈاکٹر علی جمعہ کی ''المدخل لدراسۃ المذاہب الفقہیۃ'' اہم کاوشیں ہیں۔اردو میں اس حوالے سے برصغیر کے معروف مورخ قاضی اطہر مبارکپوری کی کتاب ''سیرت ائمہ

اربعہ'' اہم کتاب ہے۔

۲۔ مذہب حنفی کے تعارف کے حوالے سے اردن کے معروف عالم داکٹر احمد سعید حوی کی کتاب ''المدخل الی مذہب ابی احنیفہ'' اہم کاوش ہے۔ اس کے علاوہ جامعہ امام محمد بن سعود سے شائع شدہ ضخیم مقالہ ''المذہب الحنفی، مراحلہ و طبقاتہ، ضوابطہ و مصطلحاتہ، خصائصہ و مولفاتہ'' مذہب حنفی کے تعارف کے حوالے سے عصر حاضر کی مفصل ترین کتاب ہے۔ دو ضخیم جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں مصنف نے حنفی مذہب کے تعارف کے حوالے سے کوئی بحث تشنہ نہیں چھوڑی۔ اس کے علاوہ جامعہ قطر کے پروفیسر داکٹر محمد الدسوقی کی مایہ ناز کتاب ''الامام محمد واثرہ فی الفقہ الاسلامی'' قابل ذکر کتاب ہے۔ اس میں مصنف نے خاص طور پر مذہب حنفی کی تدوین کے حوالے سے قابل قدر بحث کی ہے۔ اس کی افادیت کے پیش نظر ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد کی طرف سے ''امام محمد بن حسن شیبانی اور ان کی فقہی خدمات'' کے نام سے اس کا اردو ترجمہ شائع ہوا ہے۔

۳۔ مالکی مذہب کے تعارف کے حوالے سے ''مرکز زاید للتراث والتاریخ'' (متحدہ عرب امارات) کی طرف سے شائع شدہ مفصل کتاب ''المذہب المالکی، مدارسہ ومولفاتہ، خصائصہ وسماتہ'' بہترین کاوش ہے، اس کے علاوہ ''دار البحوث للداراسات الاسلامیہ (دبئ) کی طرف سے شائع شدہ کتاب ''اصطلاح المذہب عند المالکیۃ'' مالکی مذہب کے مختلف ادوار اور ہر دور کے علمی ذخیرے کے تعارف کے حوالے سے ایک جامع کتاب ہے۔ مالکی مذہب کے فقہی ذخیرے کے تعارف کے حوالے سے مراکش سے تعلق رکھنے والے عالم ڈاکٹر ابوالزبیر عباد السلام احمد کی کتاب ''امہات الکتب الفقہیہ'' قابل ذکر ہے، اس میں مالکی مذہب کی تدوین کے زمانے سے لے کر عصر حاضر تک زمانی ترتیب سے اہم فقہی کتب کا تعارف شامل ہے۔

مالکی مذہب کی خصوصیات سے واقف حضرات جانتے ہیں کہ مالکی مذہب میں عراقی اور اندلسی دو مستقل مکاتب فکر پائے جاتے ہیں۔ اندلسی مکتب فکر کے تعارف کے حوالے سے مراکش کی وزارت اوقاف کی طرف سے شائع شدہ کتاب ''المدرسۃ المالکیہ الاندلسیہ نشاۃ وخصائص'' جبکہ عراقی مکتب کی خصوصیات کے حوالے سے معروف مراکشی عالم ڈاکٹر عبدالفتاح الزنیقی کا رسالہ ''المدرسۃ المالکیہ العراقیہ، نشاتھا، خصائصھا واعلامھا'' مفید کتب ہیں۔ نیز عبدالعزیز بن صالح الخلیفی کی ضخیم کتاب ''الاختلاف الفقہی فی المذہب المالکی مصطلحاتہ واسبابہ'' بھی اس حوالے سے ایک مفید کتاب ہے۔

۴۔ شافعی مذہب کے تعارف کے حوالے سے ''المدخل الی مذہب الامام الشافعی'' ایک جامع کتاب ہے، یہ کتاب اردن سے معروف شافعی فقیہ ڈاکٹر سعید مصطفی الخن کے پیش لفظ کے ساتھ چھپی ہے، کتاب کے مصنف ڈاکٹر اکرم یوسف القواسمی ہے، چھ سو سے زائد اس کتاب میں مصنف نے فقہ شافعی کے مختلف جوانب کا جامع تعارف کرایا ہے۔ کتاب شافعی مذہب کے اہم ادوار، معروف فقہاء، فقہ واصول فقہ کے ذخیرے کا زمانی ترتیب سے تعارف، فقہ شافعی کی خصوصیات واصطلاحات وغیرہ جیسے تحقیقی مباحث پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ فقہ شافعی کی کتب کے تعارف کے حوالے سے ''موسسۃ الرسالۃ ناشرون'' کی طرف سے چھپی کتاب ''الخزائن السنیہ من مشاہیر الکتب الفقہیہ لائمتنا

الفقہاء الشافعیۃ'' اہم کتاب ہے۔ دو سو صفحات پر مشتمل اس کتاب میں حروف تہجی کے اعتبار سے فقہ شافعی کے ذخیرے کی فہرست دی ہے۔ فقہ شافعی کی خصوصیات سے واقف حضرات جانتے ہیں کہ فقہ شافعی میں امام شافعی کے قول قدیم و جدید کی تعیین اور اس کے اصول سے معرفت انتہائی اہم ہے، ورنہ فقہ شافعی سے کامل استفادہ نہیں ہو سکتا۔ اس حوالے سے سب سے مفصل کتاب ڈاکٹر لمین الناجی کا پی ایچ ڈی مقالہ ''القدیم والجدید فی فقہ الشافعی'' اہم ترین کتاب ہے، دو ضخیم جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں مصنف نے قول قدیم و جدید کے اصول، مصنفات، قدیم و جدید میں ترجیح کے اصولوں پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس کے علاوہ انڈونیشیاء سے تعلق رکھنے والے عالم ڈاکٹر احمد انحراوی عبدالسلام کی ضخیم کتاب ''الامام الشافعی فی مذہبیہ القدیم والجدید'' اہم کاوش ہے۔ اسی طرح جامعہ ام القریٰ کے پروفیسر ڈاکٹر محمد بن ردید المسعودی کی کتاب ''المعتمد من قدیم قول الشافعی علی الجدید'' اور ڈاکٹر محمد السمیعی الرستاقی کا مقالہ ''القدیم والجدید من اقوال الامام الشافعی'' مفید کتب ہیں۔

۵۔ فقہ حنبلی کے تعارف پر عصر حاضر میں وقیع کام ہوا ہے، زمانہ تدوین سے لے کر عصر حاضر تک فقہ حنبلی کے فقہاء اور ان کی تصانیف کے تعارف پر مشتمل مفصل کتاب ''معجم المصنفات الحنابلۃ'' ہے۔ آٹھ جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں فقہ حنبلی کے بارہ صدیوں کے فقہی ذخیرے اور علماء کا جامع تعارف شامل ہے۔ کتاب کے مصنف مدینہ یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ بن محمد الطریقی ہیں۔ معروف حنبلی فقیہ ڈاکٹر بکر بن عبداللہ ابوزید نے ''المدخل المفصل الی فقہ الامام احمد بن حنبل وتخریجات الاصحاب'' کے نام سے دو جلدوں میں ضخیم کتاب لکھی ہے جس میں تفصیل سے فقہ حنبلی کا تعارف شامل ہے۔ دمشق کے معروف عالم علامہ عبدالقادر بن بدران کی کتاب ''المدخل الی مذہب الامام احمد بن حنبل'' فقہ حنبلی کے تعارف کے حوالے سے ایک جامع کتاب ہے۔ فقہ حنبلی کی کتب اور مخصوص اصطلاحات کے حوالے سے ڈاکٹر عبدالملک بن عبداللہ کی کتاب ''المنہج الفقہی العالم للعلماء الحنابلۃ ومصطلحاتہم فی مولفاتہم'' اور جامعہ ملک عبدالعزیز کے پروفیسر ڈاکٹر سالم کی ضخیم کتاب ''مصطلحات الفقہ الحنبلی وطرق استفادہ الاحکام من الفاظہ'' اہم کاوشیں ہیں۔

حواشی:

(۱) فقہ اسلامی کی مرحلہ وار تاریخ کی داغ بیل مصر کے معروف مورخ و محقق شیخ خضری بک نے اپنی کتاب تاریخ التشریع الاسلامی میں ڈالی، ان کے بعد تقریباً فقہ اسلامی کی تاریخ پر لکھنے والے کم و بیش تمام مصنفین نے کچھ تبدیلیوں کے ساتھ شیخ خضری بک کی اقتداء کی۔

(۲) تاریخ التشریع الاسلامی للقطان: ص ۳۹۷، تاریخ الفقہ الاسلامی للاشقر: ص ۱۸۷، المدخل الی الشریعۃ الاسلامیہ للدکتور الزیدان: ص ۱۵۰، خلاصۃ التشریع الاسلامی للخلاف: ص ۱۰۳

(۳) فقہ اسلامی، ایک تعارف: ص ۱۰۹

(۴) ص ۱/۲۶۹

(جاری)